© rasailojaraid.com

كلمة المدير

سعودی عرب ایک مثالی مملکت

خلفاء راشدین کا عہد حکومت تاریخ اسلام کا سنہری باب ہے اور دنیا کو صحیح اسلامی فلاحی ریاست کا نہ صرف تصور دیا بلکہ اس کا عملی نمونہ بھی پیش کیا۔ اس دور میں عوامی بہبود کیلئے کی گئی اصلاحات آج بھی مثالی حکومت کیلئے مشعل راہ ہیں۔ اپنے تو اس سے فائدہ اٹھاتے ہی لیکن اغیار نے بھی انہی خطوط پر عوامی خدمت کے پروگرام ترتیب دیئے ہیں۔ آج بھی مختلف حکومتوں میں اس کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ خلفاء راشدین کے بعد بنوامیہ بنوعباس اندلس میں بنوامیہ اور افریقہ میں بنو ادریس کی حکومتوں کے مختلف ادوار زریں ابواب کا حصہ ہیں۔ اور ایسے ایسے عدیم المثال حکمران اقتدار کی مسند پر رونق افروز ہوئے جن کے ذوق جہاں بانی اور شوق علوم وفنون نے دمشق بغداد قرطبہ کو لوگوں کی آماجگاہ بنا دیا۔ اور دنیا بھر سے مختلف الخیال لوگ اپنے اپنے ذوق کی تسکین کیلئے انہی شہروں کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ یہ تسلسل چلتا رہا، باوجود کہ مختلف اوقات میں مسلمانوں پر زوال بھی آیا لیکن ہر دور میں ایسے خدا ترس رحم دل اسلامی تہذیب وثقافت کے دلدادہ اور اعلیٰ علمی شوق کے حاملین لوگ موجود رہے ہیں جن کی کاوشوں سے اسلام کی سربلندی اور عظمت عیاں ہوتی چلی گئی۔

بالخصوص جزیرہ عرب میں تو سلطنت عثمانیہ کی حکومت ایک عرصہ تک قائم رہی اور انہوں نے بھی اپنی بساط کے مطابق کافی ترقی کی وسائل کی کم یابی کے باوجود ذرائع مواصلات اور بنیادی انسانی ضرورتوں کا اہتمام کیا جس کے آثار آج بھی ملتے ہیں۔

جزیرہ عرب میں قائم ہونے والی سب حکومتوں میں موجودہ سعودی حکومت ہر لحاظ سے کامیاب وکامران ہے۔ یہ دور بلاشک وشبہ عروج کمال کو پہنچا ہوا ہے اور تاریخ اسلامی کا ایک درخشندہ زریں باب ہے۔

ملک کی تعمیر وترقی علوم وفنون صنعت وحرفت علمی وتعلیمی مراکز کے قیام صحت وصفائی جدید مواصلاتی نظام، بنیادی انسانی سہولتیں، توسیع حرمین شریفین کے علاوہ لاتعداد ایسے کام جن کی مثال پیش کرنے سے بھی ممالک قاصر ہیں۔

سعودی حکومت کی خصوصیات اور امتیازات زندگی کے ہر شعبے میں نمایاں نظر آتی ہیں۔ اور ملک کا ہر شہری اس سے استفادہ کرتا ہے اعلیٰ سے ادنیٰ تک حکومتی نوازشات پہنچ رہی ہیں اور ہر شخص آسودہ زندگی بسر کر رہا ہے۔

ملک کی تعمیر وترقی میں سعودی فرمانرواؤں کا تعمیری ذوق ہمیشہ غالب رہا ہے جہاں بڑے بڑے سرکاری دفاتر عمارتیں وجود میں آئیں وہاں عالیشان قصر اور دیوان توجہ کا مرکز تھے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے سعودی عوام نے بھی اپنی اپنی بساط کے مطابق بڑے بڑے تجارتی مراکز، ٹریڈ مارکیٹیں اور رہائشی فلیٹس تعمیر کیے۔ جو ذوق فن تعمیر کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ کھلی اور کشادہ شاہراہیں، بڑے بڑے برج، اور زیرزمین انڈر پاس نے فاصلوں کو کم کرنے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔

صاحب علم وفن کی حوصلہ افزائی سعودی حکومت کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ جس نے سعودی عوام میں یہ شرف اجاگر کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ کہ علم اور تعلیم کے ذریعے ہی اعلیٰ وارفع مقام حاصل ہوسکتا ہے لہٰذا یہ ذوق علیم تمام نوجوانوں میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ یہی باعث ہے کہ آج سعودی یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم طلبہ وطالبات کی تعداد ہزاروں میں ہے ایک محتاط اندازے کے مطابق جامعة الامام محمد بن سعود الاسلامیہ، الریاض کے مرکزی کیمپس میں اس وقت چوبیس ہزار طلبہ زیر تعلیم ہیں جبکہ طالبات کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ یہی حال جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کی ہے جہاں امسال اکیس ہزار طلبہ وطالبات زیور تعلیم ہیں اور دن بدن اس میں اضافہ ہو رہا ہے حکومت ان سب کیلئے وظائف اور دیگر تعلیمی سہولتیں فراہم کرتی ہیں۔

سعودی عرب ان معدودے چند ممالک میں سے ایک ہے جہاں غیر ملکی افراد سب سے زیادہ پائے جاتے ہیں اور ان کا تعلق ملازمت پیشہ سے ہو یا مقدس فریضہ حج یا عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والے ہوں۔ بہر طور یہ لوگ سعودیہ میں کھلے دل سے خرید وفروخت کرتے ہیں یہاں کی مارکیٹیں غیر ملکی مصنوعات سے مالا مال ہیں۔ دنیا کا کون سا ملک ہے جو سعودیہ سے بہتر تعلقات کا خواہاں نہ ہو۔ کیونکہ سعودیہ ان کیلئے بہترین تجارتی منڈی ہے۔

لیکن اب سعودی حکومت نے اس ضرورت کا شدت سے احساس کیا ہے۔ کہ ملک کے اندر ہی صنعت وحرفت کو ترقی دی جائے اور تمام ضروری اشیاء تیار کی جائیں۔ جس سے ملک کا بھاری زرمبادلہ بچے گا۔ بیروزگاری کا خاتمہ ہوگا تاجر اور صنعت کاروں کے کاروبار کو وسعت ملے گی۔ لہٰذا اس غرض کیلئے ایک کھلی آفر دی گئی اور غیر سودی قرضے جاری کئے گئے اور علاوہ ازیں بے شمار سہولتیں فراہم کی گئیں نتیجہ آج بہت سی مصنوعات سعودیہ میں ہی تیار ہو رہی ہیں۔

اسلامی تہذیب وثقافت کے فروغ مین سعودیہ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں جس کیلئے دنیا بھر میں تعلیمی وعلمی مراکز قائم کئے گئے ہیں بالخصوص یورپ میں عالی شان مساجد کے ساتھ ساتھ مراکز بھی قائم کے گئے ہیں جہاں دینی علوم کی تدریس کا مکمل اہتمام موجود ہے۔ اور اس میں خدمات سرانجام دینے والے علماء اور اساتذہ کرام کی کفالت بھی سعودیہ کرتا ہے یہ بات بھی لائق تحسین ہے کہ اسلام کی خالص دعوت اور توحید وسنت پر مبنی منہج کو عام کرنے کیلئے ہزاروں داعی اور مبلغ اکناف عالم میں مصروف عمل ہیں۔

سعودی حکومت اپنی عوام کی فلاح وبہبود اور بنیادی انسانی ضرورتوں کی فراہمی میں ترقی یافتہ ممالک سے کسی طرح بھی پیچھے نہیں ہے۔ صحت وصفائی کے اعتبار سے اسے مثالی ملک قرار دیا جا سکتا ہے۔ تمام سہولتوں سے آراستہ ہسپتال ہر شہر اور ہر قصبے میں موجود ہیں۔ جس میں سے بعض ہسپتال نہایت اعلیٰ معیار پر پورے اترتے ہیں اور دنیا کے چند بڑے ہسپتالوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ سعودی عوام کیلئے علاج کی تمام سہولتیں مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ کثیر تعداد میں سعودی ڈاکٹرز بھی موجود ہیں۔ اور پرائیویٹ کلینک اور ہسپتال بھی موجود ہیں۔ شہروں میں صفائی کا نظام بہت اچھا ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں بھی کسی جگہ کوڑا نظر نہیں آتا۔ بلدیہ کے ملازمین ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

سعودی حکومت نے جدید مواصلاتی نظام سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔ ایک طرف تمام شہروں کو موٹروے کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ ملایا ہے۔ ٹریفک کے بہاؤ میں کسی جگہ تعطل نہیں ہوتا۔ اور سبک رفتار گاڑیاں اپنی منزل تک پہنچنے میں دقت محسوس نہیں کرتیں۔ علاوہ ازیں فضائی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سفر بھی بہت آسان ہے۔ اور تمام بڑے شہروں میں ہوائی اڈے قائم ہیں۔

ٹیلی کمیونیکیشن کا نظام مثالی ہے شہروں میں لوکل کال مفت ہے۔ جبکہ حج اور عمرہ پر آنے والوں کیلئے P.C.O. کیبن سسٹم موجود ہے۔ جہاں لوگ آسانی کے ساتھ اپنے اپنے ملک فون کرتے ہیں موبائل فون کی سہولت عام ہے۔

سعودی عرب میں بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ کیا جاتا ہے۔ لوگوں کا جان و مال محفوظ ہے۔ امن و امان کی صورت حال تسلی بخش ہے۔ سعودیہ دنیا کا واحد ملک ہے جہاں جرائم کی شرح سب سے کم ہے لوگوں کے جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اور یہ فریضہ حکومت باحسن طریق سرانجام دے رہی ہے۔

ملکی نظم و نسق چلانے کیلئے مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جہاں سعودی عرب کے دانشور اہل علم مفکرین ماہرین معاشیات و تعلیمات اس کے ارکان ہیں۔ اور باہمی مشاورت سے مسائل کے قابل عمل حل تجویز کرتے ہیں۔ اور حکومت کو سفارشات بھیجتے ہیں۔

سعودی حکومت کے اہم ترین کارہائے نمایاں میں حرمین شریفین کی توسیع ہے۔ تاریخ اسلام میں اس سے بڑی اور خوبصورت تعمیر پہلے نہ ہوئی۔ بلاشبہ موجودہ فرمانروا خادم الحرمین الشریفین نے دل کھول کر اور بے دریغ روپیہ صرف کیا اور ایک حسین یادگار بنا دیا جہاں زائرین کیلئے لاجواب سہولتیں ہیں۔ خصوصاً حج کے موقعہ پر منیٰ، عرفات، مزدلفہ اور دیگر مناسک حج ادا کرتے وقت ذرا تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ وضو اور طہارت پینے کا ٹھنڈا پانی سایہ دار راہ گزر، پہاڑوں کا سینہ چاک کر کے پیدل اور سواریوں کیلئے خوبصورت کشادہ راستے موجود ہیں۔

اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ موجودہ سعودی حکومت سابقہ مثالی اسلامی سلطنتوں کا ایک خوبصورت تسلسل ہے۔ اور پوری دنیا کے حکمرانوں کیلئے ایک مثال بھی۔

دعا ہے کہ اللہ انہیں ظاہری و باطنی سازشوں سے محفوظ رکھے اور استحکام نصیب فرمائے ان کی خدمات کو قبول فرمائے آمین۔

سعودی نوجوانوں سے اپیل!

اس وقت پوری دنیا دہشت گردی اور تخریب کاری کی لپیٹ میں ہے اور جگہ جگہ بم دھماکے اور خودکش حملے ہو رہے ہیں۔ اور لاتعداد بے گناہ افراد لقمہ اجل بن رہے ہیں۔ حملہ آور اپنے مطالبات کیلئے ایسا کرتے ہونگے مگر آج تک ایسی کاروائیوں سے انہیں کچھ حاصل نہ ہوا الٹا نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنی قوم کیلئے بھی مصائب مول لئے۔

امریکہ بہادر جو کہ مسلمانوں کے ساتھ اب صلیبی جنگ کا آغاز کر چکا ہے، ہر تخریب کاری کی نسبت مسلمانوں کی طرف کرنے کی کوشش کرتا ہے اور نہایت زہریلا پروپیگنڈہ کر کے انہیں بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کرتا ہے اور حیلے بہانے سے ان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرتا ہے۔ آج کل خاص طور پر اس کا نشانہ سعودی عرب بنا ہوا ہے۔ اس کے تمام ذرائع ابلاغ جلتی پر تیل کا کام کرتے ہیں اور چند ضمیر فروش لوگوں کے ذریعے یہ کام بڑی تیزی سے جاری ہے۔ وہ سعودیہ کے خلاف نہایت غلیظ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اس طرح بعض نام نہاد امریکی دانشور بھی سعودیہ کے خلاف من گھڑت قصے منسوب کر کے مضامین لکھ رہے ہیں۔ دنیا میں کسی جگہ بھی دہشت گردی ہوتی ہے تو اس کا ایک سرا سعودیہ کے ساتھ جوڑا جاتا ہے تاکہ مسلمانوں کی پسندیدہ اور محبوب جگہ کو بدنام کیا جا سکے۔ حالانکہ ایک عالم اس بات پر شاہد ہے کہ حکومت سعودیہ کبھی بھی دہشت گردی کی حمایت نہیں کرتی اور نہ ہی ایسے دہشت گردوں کو پناہ دیتی ہے اور نہ ہی ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

لیکن اس المیے کا ایک پہلو نہایت افسوس ناک ہے کہ بعض ناداں دوست جو غلط لوگوں کے ہاتھوں کھلونا بنے ہوئے ہیں اور ان کے اشارے پر انتہاپسندی کا شکار ہوئے ہیں اور خود سعودیہ کیلئے مسائل پیدا کر رہے ہیں۔ اور بدنامی کا باعث ہیں۔ سعودی نوجوان یہ سمجھتے ہیں کہ ان کیلئے بڑا فتنہ یا مسئلہ امریکہ یا اس کے حواری ہیں۔ اپنا شدید ردعمل ظاہر کرتے ہیں اور دہشت گردی یا تخریب کاری کی وارداتوں میں ملوث ہو جاتے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ اس کے منفی اثرات کیا ہوں گے۔ اور اس سے حکومت کیلئے کیا مشکلات ہونگی۔ اس لئے ہماری ان سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اپنا رویہ تبدیل کریں اور حکومت سعودیہ کو مضبوط کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔

ہم یہاں خادم الحرمین الشریفین کی اس اپیل کا حوالہ ضرور دینا چاہیں گے جس میں آپ نے تمام دنیا کے مسلمانوں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ انتہاپسندی کو ترک کریں اور اعتدال کا راستہ اختیار کریں۔ اسلام کے محاسن اور اوصاف امن و سلامتی کو دنیا میں پھیلائیں۔ خاص کر انہوں نے سعودی نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ جہالت اور ناخواندگی کی بنا پر دہشت گردوں کے آلہ کار نہ بنیں اور انہوں نے غلو اور تعصب کو مسترد کیا ہے اور اسلامی تعلیمات سے انحراف کرنے والوں کے افکار کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہی امن کا راستہ ہے اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو سمجھ عطا فرمائے اور انہیں صحیح اسلامی تعلیمات پر استقامت سے نوازے اور ہر قسم کے شر اور فتنہ سے محفوظ رکھے آمین۔

مثالی علماء کنونشن واسلامی کانفرنس

اسلامی تعلیمات کے فروغ اور اس کی تہذیب و ثقافت کو ہر عام خاص تک پہنچانے کیلئے ملک بھر میں مختلف نوعیت کی کانفرنسیں، جلسے، کنونشن، سیمینار منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ جس میں علماء کرام، مفکرین، دانشور، اپنے اپنے انداز میں دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ عوامی کانفرنسوں کی روایات ہیں کہ اس میں ایسے خطباء اور واعظین ہی کو دعوت خطاب دی جاتی ہے۔ جو خوش الحان ہوں اور عوامی مزاج کے مطابق گفتگو کرنے والے ہوں۔ ان علماء کی خدمات بھی قابل قدر ہیں جو بستی بستی، قریہ قریہ جا کر دعوت دین کا کام کر رہے ہیں۔ اور اس کے اثرات بھی نظر آتے ہیں۔ لیکن گذشتہ دنوں جامعہ سعیدیہ خانیوال کے مہتمم ممتاز محقق، ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر نے روایات سے ہٹ کر ایک منفرد اور مثالی علماء کنونشن و اسلامی کانفرنس کا اہتمام کیا جو دو روز جاری رہی، اور اس کی مختلف نشستیں ہوئیں۔ اس میں جن اصحاب علم و فضل نے خطاب کیا ان کا تعلق خالص علمی دنیا سے تھا۔ شیوخ الحدیث، مفتیان کرام، ماہرین تعلیم، محققین اور دینی مدارس کے اساتذہ شامل تھے۔ ان کی تقریروں میں علمی رنگ غالب تھا اور نہایت مدلل اور پرمغز گفتگو سننے کو ملی۔ عوام کی کثیر تعداد بھی ان نشستوں میں موجود رہی اور نہایت توجہ اور انہماک سے گفتگو سنی۔ اور اس انداز اور اسلوب کو بے حد سراہا۔ نتائج کے اعتبار سے یہ کانفرنس بے حد کامیاب رہی۔ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ یہ پروگرام اپنی نوعیت کا منفرد اور مثالی تھا۔ امید ہے کہ دیگر تعلیمی ادارے بھی اس روایت کو اپنے ہاں جاری کریں گے اور خالص علمی تعلیمی، ودعوتی پروگرام منعقد کریں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

© rasailojaraid.com